ٹیلیفون نمبر ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۵ | ۶ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۶ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۱

۱۲۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے ۔ کہ حضور کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے ۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کو ضعف کی شکایت ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

کل بروز جمعرات ½ ۱۱ بجے دوپہر جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مسجد اقصےٰ میں مغربی افریقہ کے تبلیغی حالات کے متعلق تقریر فرمائیں گے ۔

آج دن بھر مطلع ابر آلود رہا ۔ اور کسی قدر بارش اور ژالہ باری ہوئی ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تبلیغی مکتوب

قیصرہ وکٹوریہ کے نام

ہم نے "الفضل" کی کسی اشاعت میں اعلائے کلمۃ الحق کے زیر عنوان لکھا تھا کہ آج جبکہ اسلام کا صرف نام ہی نام رہ گیا ہے ۔ ہر کس و ناکس کا مقام نہیں ۔ کہ وہ داعی الی الحق کے فرائض سرانجام دے سکے بلکہ ایسے دور میں وہی یہ فرائض انجام دے سکتا ہے جس کو یا تو اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لئے مامور کیا ہو ۔ اور یا پھر اس کے خلفاء یا اس کی جماعت کے ان افراد کا ہے جنہیں ان کی ماموریت پر کامل ایمان حاصل ہو گیا ہو ۔

آپ انبیاء کی تاریخ کا مطالعہ فرمائیں گے تو معلوم ہو گا ۔ کہ ہر نبی تبلیغ کے لئے اپنے ذرائع کو کام میں لاتا رہا ہے ۔ اکثر انبیاء نے خطوط کے ذریعہ جماعتوں قوموں کے سرداروں اور بادشاہوں کو تبلیغ کی ہے ۔

حضرت سرور کائنات خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض تبلیغی خطوط آج بھی موجود ہیں ۔ ہم الفضل میں قسط وار ان کو شائع کر رہے ہیں ۔

یہ حقیقت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اس شان کا تاریخی اور تبلیغی خط لکھنے کی توفیق خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں صرف مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہی کو عطا کی ہے ۔

ہم ذیل میں کچھ اقتباسات حضور اقدس کے "تحفہ قیصریہ" سے پیش کرتے ہیں ۔ یہ تبلیغی خط ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کو اس کی جوبلی پر بطور تحفہ کے ارسال کیا گیا تھا ۔ جس زمانے میں یہ خط لکھا گیا تھا ۔ اس وقت انگریزی حکومت کا سکہ تمام دنیا پر بیٹھ چکا تھا ۔ فرانسیسی بھی جو انگریزوں کے زبردست حریف رہ چکے تھے ۔ انگریزوں سے یورپ اور ہندوستان میں شکست کھا کر دب چکے تھے ۔ جرمنی روس اور امریکہ وغیرہ مغربی ممالک ابھی اپنے ابتدائی دور میں تھے ۔ اس وقت تمام عیسائی دنیا کے نمائندے انگریز ہی سمجھے جاتے تھے اس لئے ملکہ وکٹوریہ کے نام یہ تبلیغی خط گویا تمام عیسائی دنیا کے لئے پیغام کی حیثیت رکھتا تھا ۔ ہندوستان میں اس وقت سرسید آنجہانی مسلمانوں کے رہنمائے اعظم سمجھے جاتے تھے لیکن ان کی نظر صرف مسلمانوں کی دنیاوی بہبودی تک ہی محدود تھی ۔ ملکہ وکٹوریہ یا قوم انگریز کو دعوت اسلام دینا ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا ۔ الغرض تحفہ قیصریہ تاریخ عالم میں ایک ایسی دستاویز ہے کہ جس کی نظیر سوائے انبیاء کے نہیں ملتی اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اسلامی تاریخ کی تمام گذشتہ صدیوں میں اتنی بڑی سلطنت کے والی کو ایسی دعوت حق کی سوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی بشر کو توفیق نصیب نہیں ہوئی ۔ آپ کی دعوت حق کے کئی پہلو ہیں ۔ جن میں سے ہم یہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی معصومی اور اسلامی تعلیم کی فوقیت صرف دو پہلوؤں کے متعلق اقتباس درج کرتے ہیں ۔ آپ ملکہ وکٹوریہ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں ۔

"جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعوےٰ ہے ۔ وہی دعوےٰ مسلمانوں کو بھی ہے ۔ گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائداد کی طرح ہے ۔ اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے ۔ کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے اور یسوع کی مجھ میں ۔ اسی دعوے کی تائید میں آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں ۔ اور ہر ایک کو بلایا گیا ہے ۔ کہ اگر چاہے تو نشانوں کے ذریعہ سے اس دعوے میں اپنی تسلی کرے ۔ اور اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے ۔ کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے ۔ اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں ۔ اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا ان تمام امور نے مجھے تحریک کی ۔ کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر با ادب التماس کروں ۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے جناب ممدوحہ کو دو کروڑ انسانوں کی جان و مال و آبرو کی محافظ ٹھہرائی گئی ہیں ۔ بلکہ چرندوں اور پرندوں کے آرام کے لئے بھی حضرت موصوفہ نے قوانین جاری کئے ہیں ۔ کیا خوب ہو کہ جناب کو اس چھپی ہوئی توہین پر بھی نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے ۔"

"حضور ملکہ معظمہ اپنی روشن عقل کے ساتھ سوچیں کہ کسی کو خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن نام رکھنا جو لعنت کا مفہوم ہے ۔ کیا اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی اور بھی توہین ہوگی ؟ پس جس کو خدا کے تمام فرشتے مقرب مقرب کہہ رہے ہیں اور جو خدا کے نور سے نکلا ہے ۔ اگر اس کا نام خدا سے برگشتہ اور خدا کا دشمن رکھا جائے ۔ تو اس کی کس قدر اہانت ہے ۔ افسوس اس توہین کو یسوع کی نسبت اس زمانہ میں چالیس کروڑ انسانوں نے اختیار کر رکھا ہے ۔ اے ملکہ معظمہ یسوع مسیح سے تو یہ نیکی کر ۔ خدا تجھ سے بہت نیکی کرے گا ۔ میں دعا مانگتا ہوں کہ اس کارروائی کے لئے خدا تعالیٰ آپ ہماری محسنہ ملکہ معظمہ کے دل میں القاء کرے ۔ پیلاطوس نے جس کے زمانہ میں یسوع تھا ۔ ناانصافی سے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوایا اور قادیان سے شائع کیا ۔

یہودیوں کے رعب کے نیچے آکر ایک مجرم قیدی کو چھوڑ دیا۔ اور یسوع جو بے گناہ تھا۔ اس کو نہ چھوڑا۔ لیکن اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند ہم عاجزانہ ادب کے ساتھ تیرے حضور میں کھڑے ہو کر عرض کرتے ہیں کہ تو اس خوشی کے وقت میں جو شصت سالہ جوبلی کا وقت ہے۔ یسوع کے چھوڑنے کے لئے کوشش کر"

... "بے شک شہنشاہوں کے حضور میں ان کی استمزاج سے پہلے بات کرنا اپنی جان سے بازی ہوتی ہے۔ لیکن اس وقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہر ایک خطرہ کو قبول کرتے ہیں۔ اور محض اس کی طرف سے رسالت لے کر بحیثیت ایک سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہو گئے ہیں۔ اے ہماری ملکہ معظمہ! تیرے پر بے شمار برکتیں نازل ہوں۔ خدا تیرے وہ تمام فکر دور کرے۔ جو تیرے دل میں ہیں جس طرح ہو سکے۔ اس سفارت کو قبول کر۔"

"اسلام کی تعلیم نہایت پُرحکمت تعلیم ہے۔ اور وہ اسی نیکی کو حقیقی نیکی قرار دیتا ہے۔ جو اپنے موقع پر چسپاں ہو۔ وہ صرف رحم کو پسند نہیں کرتا۔ جب تک انصاف اس کے ساتھ نہ ہو۔ اور صرف انصاف کو پسند نہیں کرتا۔ جب تک اس کا ضروری نتیجہ رحم نہ ہو۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ قرآن نے ان باریک پہلوؤں کا لحاظ کیا ہے۔ جو انجیل نے نہیں کیا۔ انجیل کی تعلیم ہے کہ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسری بھی پھیر دی جائے۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ جزاءُ سیئةٍ سیئةٌ مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی اللہ۔ یعنی اصول انصاف یہی ہے۔ کہ جس کو دکھ پہنچایا گیا ہے وہ اسی قدر دکھ پہنچانے کا حق رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی معاف کر دے۔ اور معاف کرنا بے محل نہ ہو۔ بلکہ اس سے کوئی اصلاح پیدا ہوتی ہو۔ تو ایسا شخص خدا سے اجر پائے گا۔ ایسا ہی انجیل کہتی ہے۔ کہ کسی نامحرم کی طرف شہوت سے مت دیکھ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ نامحرم کی طرف ہرگز نہ دیکھ نہ شہوت سے اور نہ غیر شہوت سے۔ کیونکہ پاک دل رہنے کے لئے

اس سے عمدہ تر کوئی ذریعہ نہیں ہے۔"

"اسی طرح قرآن عمیق حکمتوں سے پُر ہے۔ اور ہر ایک تعلیم میں انجیل کی نسبت حقیقی نیکی کے سکھلانے کے لئے آگے قدم رکھتا ہے۔ بالخصوص سچے اور غیر متغیر خدا کے دیکھنے کا چراغ تو قرآن ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اگر وہ دنیا میں نہ آیا ہوتا۔ تو خدا جانے دنیا میں مخلوق پرستی کا عدد کس نمبر تک پہنچ جاتا۔ سو شکر کا مقام ہے۔ کہ خدا کی وحدانیت جو زمین سے گم ہو گئی تھی۔ دوبارہ قائم ہو گئی۔"

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ ارشاد

قادیان ۳۱ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ خطبہ جمعہ میں احباب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ وہ تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے تیسرے سال کے لئے فوراً اپنے وعدے بھجوا دیں۔ حضور نے فرمایا کہ وعدہ کرنے کی آخری تاریخ یعنی ۱۰ فروری بالکل قریب آگئی ہے۔ لیکن ابھی تک وعدوں کی رفتار تسلی بخش نہیں ہے۔ احباب کو فوراً توجہ کرنی چاہیئے۔ اور نمایاں اضافہ کے ساتھ اپنے وعدے بھیجنے چاہئیں۔ احباب ۱۰ فروری کو یاد رکھیں!

آپ اس رقم پر ٹھہر جائیں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کا کامل سپاہی وہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے دین کے احیاء اور اس کے جھنڈے کو بلند رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی راہ میں شاندار اور نمایاں قربانیاں کرے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم بہت اہم دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور آئندہ ایک دو سال میں جماعت کو پہلے کی نسبت بہت زیادہ قربانیاں کرنا پڑیں گی۔ پس اس کے پیش نظر دفتر اول کے تیرھویں سال کا وعدہ کرنے والوں سے مطالبہ ہے کہ اپنے مالی مشکلات اور مصائب اور تکالیف سے بے پرواہ ہو کر بے دریغ قربانی کریں۔ بعض احباب معمولی سا ذاتی قرض دیکھ کر قربانی کرنے سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ انہیں یاد رہے کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد چاہتا ہے۔ کہ وہ تنگی و ترشی کے باوجود اس جہاد میں شامل ہوں۔ جیسا کہ بعض احباب باوجود بیکار ہونے یا پنشن پر ہونے کے شاندار وعدے سلسلہ کی اہم ضروریات پیش نظر کر رہے ہیں۔ چنانچہ

(۱) حافظ محمد یوسف صاحب محلہ دار الرحمت خاکسار کو اس دفعہ وعدہ کرنے میں دیر ہو گئی۔ کیونکہ میں ملٹری کی ملازمت سے الگ ہو گیا ہوں۔ اس وقت میں نے نیا نیا کاروبار شروع کیا ہے۔ میں نے چند سالوں سے یہ ارادہ کیا ہوا ہے۔ کہ میں ہر سال کم سے کم دوگنا اضافہ کروں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ چنانچہ گیارھویں سال ۱۳۰/- بارھویں میں ۲۶۰/- دیئے تھے۔ اب تیرھویں سال میں پانچ سو روپیہ کا وعدہ کرتا ہوں۔ اور یہ رقم پونجی سے ادا کرنے کا خیال ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے وسعت عطا فرمائی۔ تو نفع سے۔ میری بیوی بلقیس بیگم صاحبہ دفتر دوم میں شامل ہونا چاہتی ہے۔ سال اول ۱۰/- سال دوم ۱۵/- سال سوم ۲۰/- حضور قبول فرما کر دعا فرماویں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قلم مبارک سے رقم فرمایا۔ کہ جزاکم اللہ احسن الجزاء مگر ایسا کرنا درست نہیں۔ آپ اس رقم پر ٹھہر جائیں۔ آئندہ وسعت ہو۔ تو وسعت کے مطابق بڑھائیں۔" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور سے آپ کی دوگنی والی نیت کے مطابق ثواب ملے گا۔ کیونکہ آپ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ٹھہرے ہیں۔ ورنہ آپ کی نیت ہر سال دوگنا اضافہ کرنے کی تھی۔

(۲) مولوی مبارک علی صاحب بنگال۔ حضور کا ارشاد ہے کہ ہم قربانی کے اس دور میں سے گزر رہے ہیں۔ جس میں ہمیں اپنا سب کچھ قربان کرنا پڑیگا۔ حضور کی اس تحریک کو پڑھ کر اپنی بے کسی۔ بے بسی پر دل خون ہوا جاتا ہے۔ حیران ہوں کہ کس طرح حضور کی اس بابرکت اور مبارک تحریک پر لبیک کہوں۔ میں ایک عرصہ سے ملازمت سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔ اپنا پراویڈنٹ اور پنشن وضع کرا کر ایک رقم لی تھی۔ کہ اہل و عیال کے گذارہ کی صورت ہوگی۔ مگر بنگال کی گذشتہ شدید قحط سالی اور گرانی نے راس المال کا اکثر حصہ ہی خرچ کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس وجہ سے ایک حد تک تہی دست ہوں۔ باوجود اس کے سلسلہ کی اہم ضروریات خصوصاً تحریک جدید کی تبلیغی ضروریات کو کسی صورت میں پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قدم پیچھے ہٹانے کو دل نہیں چاہتا۔ گذشتہ سال ۲۶۰/- دئے تھے۔ اب تیرھویں سال میں ۲۶۵/- کا وعدہ پیش حضور ہے۔

یاد رکھو! جو خوشی کے ساتھ قربانیاں کریں گے۔ اور خوشی کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کر دیں گے۔ وہ اسلام کی آخری تعمیر میں حصہ لینے والے اور اسلام کے معمار ہوں گے۔ اور وہی لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعتوں میں آگے بڑھ کر حصہ لینے والے ہوں گے۔ پس دفتر اول کے تیرھویں سال کے وعدے ۱۰ فروری تک ... جلد سے جلد حضور کی خدمت میں پیش کر کے حضور کی خوشنودی حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ والسلام

(وکیل المال تحریک جدید)

جماعت اہلحدیث کی ناگفتہ بہ حالت

اخبار اہلحدیث میں اہلحدیثوں کی حالت بایں الفاظ ذکر کی گئی ہے۔ کہ:-

"واقعات شاہد ہیں کہ جتنا ہماری جماعت میں اختلاف ہے۔ شاید دنیا کی کسی جماعت میں ہو۔ علمائے کرام کی حالت دیکھی جاوے۔ تو عوام سے بھی بدتر ہے۔ کیونکہ انہوں نے تو ایک دوسرے کے خلاف سب و شتم میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا۔ کفر کی مشین تو اتنی کفر باری کر رہی ہے۔ کہ شاید ان کے فتویٰ کفر سے کوئی آدمی سلامت رہا ہو۔ معمولی باتوں پر جھٹ کفر کا فتویٰ لگا دیتے ہیں۔"

(اخبار اہلحدیث ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء صفحہ ۵)

مولوی ثناء اللہ صاحب بتلائیں۔ کہ کیا ابھی بھی ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد علماءهم شر من تحت ادیم السماء [illegible]

مسیح زماں کے لئے عیسائیوں کی پکار

ذیل میں ہم رسالہ پریکٹیکل کریچیانٹی (انگریزی) سے ایک ٹکڑے کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا رسالہ دو ماہ میں ایک بار ۲۵ کیتھرائن بلیس وسٹ منسٹر سے آفیسرز کریسچن یونین کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے۔ عیسائی دنیا بھی موجودہ زمانے میں مسیح کی آمد ثانی کے نشانات دیکھ رہی ہے۔ مگر کوئی مسیح بادلوں کے ساتھ آسمان سے نہیں اترا۔

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ (ایڈیٹر)

کیا ہی عجیب دنیا ہے جس میں ہم بستے ہیں۔ ہم میں سے بہتوں کو ۱۹۱۴ء یاد ہوگا وہ امن وافراط کا زمانہ؛ پھر ۱۹۱۴-۱۸ء کا زلزلہ اور دنیا امن وسکون کے آسمان سے نیچے زمین پر آ گری۔ پھر ۱۹۳۵-۴۵ء کا زلزلہ ۲ نمبر۔ دنیا کی آنکھیں کھلیں۔ شک ہی ہے کہ پھر حقیقی امن قائم ہوگا بھی کہ نہیں خوف زدہ ہے کہ ایٹم بم کی آفت کا کیا چارہ؟

ایچ جی ولز نے تو یہاں تک کہدیا ہے کہ "یہ خاتمہ ہے"۔ اس کے نزدیک انسان تباہی کے کنارے پر اپنی عقل وخرد کا شکار اور نفرت وخوف کا مقید۔

کیا واقعی یہی انجام ہے؟ عیسائی اس سے کبھی متفق نہیں ہو سکتے۔ یسوع مسیح ہی ان مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔ اس کا وعدہ ہے کہ وہ خود واپس آئے گا۔ اور اس کا حل کرے گا۔

اس نے اپنی واپسی کے وقت کے چند نشانات بتائے ہیں۔ جو سب اس وقت جمع ہونے ضروری ہیں۔ میں ان میں سے چند کا ذکر یہاں کرتا ہوں۔

انجیل میں لکھا ہے کہ یہودیوں کی فلسطین کی طرف اور مسیح کی مراجعت بالکل ایک ساتھ ہوگی۔ نبی اسرائیل کے لئے یہ دن قیامت کے دن ہونگے۔ اور ان پر ایسے مصائب آئینگے کہ ان کی جلاوطنی اور مظلومیت کی ساری تاریخ پر نہیں آئے۔

۱۹۱۷ء میں فلسطین کو ترکی کی قید سے رہائی ملی۔ جس سے انجیل کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

یروشلم پر Gentiles کی غارت گری اس وقت تک رہے گی۔ جب تک ان کا وقت پورا نہ ہوگا۔

اس سے بھی بڑھ کر ہم نے یہودیوں کی مراجعت اور قوم یہود کا از سر نو قیام بچشم خود دیکھ لیا ہے۔ جس کے متعلق ہمارے خداوند نے کہا ہے۔

جب یہ باتیں وقوع میں آنے لگیں۔ تو اپنے سروں کو اوپر اٹھاؤ۔ کیونکہ تمہارے نجات کے دن آ پہنچے۔

پھر اس نے کہا ہے۔

"یہ نسل ختم نہیں ہوگی کہ یہ تمام باتیں پوری ہو جائینگی"۔

دوسرے الفاظ میں وہ نسل جس نے یہودیوں کی مراجعت کا آغاز دیکھا ہے۔ وہی اسکی آمد ثانی کو دیکھے گی۔ یہودیوں کی ۱۹۱۷ء کی فلسطین کی طرف مراجعت کے فوراً بعد ۱۹۳۵-۴۵ء کی سامی قوم کے خلاف خوفناک مخالفانہ موجیں بلند ہوئیں۔ ہٹلر نے جو سفاکیاں یہودیوں پر روا رکھیں ایسی ہیں کہ آغاز عالم سے اب تک کبھی ظہور میں نہیں آئیں۔ لہذا یہ بھی مسیح کی آمد ثانی کا ایک عظیم نشان ہے۔

ہمارے خداوند نے ایک اور یہ نشان بھی بتایا ہے۔ کہ "جنگیں اور جنگوں کی افواہیں . . . . . . قوم قوم پر چڑھ دوڑیگی (فوج پر فوج)۔ پچیس سال میں دو عالمگیر جنگیں جس میں دنیا کی تقریباً ہر قوم کسی نہ کسی طرح شریک رہی۔ شہروں کے شہروں کا صفایا، تہذیب تباہی کے کنارے پر کھڑی ہے۔ دنیا پر پہلے کبھی ایسی حالت وارد نہیں ہوئی۔ ازمنہ وسطیٰ کی جنگیں ان کے سامنے بازیچۂ اطفال نظر آتی ہیں۔

ہمارے خداوند خدا نے قحط وباؤں اور زلزلوں کی خبر بھی دی ہے۔ قحط اخبارات کا عام مضمون ہے۔ عالمگیر قحط کا خطرہ لگ رہا ہے۔ بے شمار لوگ بھوک کا شکار ہو رہے ہیں۔ جابجا زلزلے آ رہے ہیں۔ اور روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور اب تمام دنیا پر اس طرح مسلط ہوئے ہیں کہ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔

اس نے اپنے آنے کے وقت کے متعلق کہا ہے" اقوام پر مصیبتیں ٹوٹ پڑینگی اور لوگوں کے دل خوف سے بیٹھ جائینگے"۔

آج یہ صورت کس قدر نمایاں ہے

شیطان کے متعلق کہا گیا ہے کہ" وہ ہوائی طاقت کا شہزادہ ہے"۔ ہم موجودہ ایام میں دیکھتے ہیں۔ کہ اس نے انسان کی تمام ہوائی ایجادات کو کس طرح ہلاکت کا آلہ کار بنا دیا ہے۔ ۱۹۱۴ء کی جنگ میں سو سو پونڈ کے بم پھینکے گئے تھے۔ مگر گزشتہ جنگ میں ان کا وزن ہزاروں فیصدی بڑھا دیا گیا اور ان کی تباہ کارانہ طاقت میں بے حد اضافہ کر دیا گیا۔ وارسا۔ راٹرڈم۔ لنڈن۔ کولون۔ اور برلین اس کے شاہد ہیں۔ ہتھیار نمبر ۱ ہتھیار نمبر ۲ نکلے۔ اور پھر آخر میں ایٹم بم جس کی ہلاکت آفرین موت کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے راکٹ استعمال کرنے کی تیاریاں ہیں خدا کی مداخلت کے بغیر دنیا کا مکمل تباہی سے بچنا محال نظر آتا ہے۔

پھر" آخری وقت" کے متعلق دانیال کی کتاب میں بتایا گیا ہے۔ کہ سفر اور علم بہت ترقی کر جائینگے۔ بہت سے موجودہ اختراعات مثلاً موٹر کار ہوائی جہاز کے وجود میں آنے سے پہلے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر اب ہم چند گھنٹوں میں بحر اطلانتک کو پھلانگ سکتے ہیں علم نے اپنی وسعت اور اہل علم کی تعداد کے لحاظ سے بہت ترقی کی ہے۔ اس کی وجہ پریس، لاسلکی۔ ریڈیو۔ اخبارات۔ رسالے اور عوامی کتب خانوں کی بہتات ہے۔ دنیا کی حالت کا نقشہ اس طرح کھینچا ہے۔ آج کا انسان کیا ہے خود پرست۔ بندۂ حرص وہوا۔ بدگو والدین کا نافرمان۔ خدا سے محبت کی بجائے عیش وعشرت کا فریفتہ۔ بشکل مومناں کروتت کافراں

روحانی حالت کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ کفر اور ایمان کی نصدی بڑھ جائیگی۔ پانچ فیصدی سے زیادہ لوگ گرجوں میں نہیں جائینگے۔ لوگ صحیح اصول کو ترک کر دینگے۔ آج کتنے ہی ہیں۔ جو اپنے گناہوں کے اقبالی ہیں۔ اور نجات دہندہ کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ آگ جس نے بیاقیمتی خون بہایا۔ مگر اس کے باوجود ان سب کے کان ہر مجھو خیال سننے کے لئے مشتاق نظر آتے ہیں۔

صرف چند نشانات خداوند یسوع مسیح کی آمد ثانی کے وقت موجود ہونگے ہم نے یہاں بیان کئے ہیں۔ جب سب نشانات موجود ہونگے تو وہ ضرور آئیگا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ لحظہ ہم پر آ گیا ہے۔ دیکھو دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے۔ اور ہر آنکھ اسکو دیکھے گی۔

اے خداوند یسوع آ!

مولوی محمد علی صاحب جواب کیوں نہیں دیتے؟

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقعہ پر مصلح موعود والی معرکۃ آلارا تقریر میں اپنے دعویٰ مصلح موعود کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "مولوی صاحب کے سب اعتراضات بے حقیقت ہیں اور خدا تعالےٰ کے انکشاف کے بعد تو ان کی کوئی حقیقت باقی ہی نہیں رہتی اگر وہ سمجھتے ہیں کہ میں نے جھوٹ بولا ہے تو مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ اگر وہ کہتے ہیں کہ خواب شیطانی ہے۔ تو قسم کھا کر اس کا اعلان کریں۔ پھر خدا تعالےٰ کا ہاتھ دیکھیں"۔ (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۴۵ء)

آج دو سال سے زائد عرصہ ہونے کو آیا ہے۔ مولوی صاحب کیطرف سے اس کا کوئی جواب شائع نہیں ہوا۔ کیا وہ اس چیلنج کی قبولیت کا اعلان فرما کر اپنی مہر سکوت توڑینگے؟ کیونکہ ان کا آئے دن اپنے کسی چیلنج کا جواب مانگنا اسی قدر بے حقیقت ہے۔ جس قدر کہ خود حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے چیلنج پر دو سال سے زائد عرصہ سے خاموشی اختیار کئے رکھنا

خاکسار:۔ ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے

نہائت ضروری اعلان

گزشتہ دس کے عرصہ میں جو احمدی احباب جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ (لاہور) میں تھوڑا یا زیادہ عرصہ مقیم رہے ہوں۔ انہوں نے جسقدر رسیدیں کسی قسم کے چندہ کی یہاں کے سیکرٹری مال سے حاصل کی ہوں۔ وہ فوراً رجسٹری کر کے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ اس امر کی تسلی رکھیں کہ رسید بالکل محفوظ رجسٹری کر کے ہی واپس بھیجنے کا انتظام کیا جائے گا۔ ایک نہائت ضروری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سفرِ کشمیر

(۴)

(تقریر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء)

یہ حصہ مضمون نہایت اہم دلچسپ ہے۔ مگر تفصیل بہت وقت چاہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان محققین کی تحقیق کو بالتفصیل اپنی مشہور تصنیف میں نقل کیا ہے۔ جو "مسیح ہندوستان میں" کے نام سے موسوم ہے۔ میں اس موقعہ پر اس کے صرف خلاصہ پر اکتفا کروں گا۔ حضور فرماتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کے اس سفر دور دراز یعنی ہندوستان کے سفر کی علت غائی یہی تھی تاکہ وہ اس فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔ جو تمام اسرائیلی قوموں کی تبلیغ کا فرض اُن کے ذمہ تھا۔ پس اس حالت میں یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ وہ ہندوستان اور کشمیر میں آئے ہوں بلکہ تعجب اس بات میں ہے کہ بغیر ادا کرنے اپنے فرض منصبی کے وہ آسمان پر جا بیٹھے ہوں۔ صـ۱۰۵

اس کتاب کے صفحہ ۱۵ پر حضور فرماتے ہیں۔ "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیلی اس ملک میں آکر اکثر ان میں سے بدھ مذہب میں داخل ہو گئے تھے۔ اور بعض ذلیل قسم کی بت پرستیوں میں پھنس گئے تھے۔ سو اکثر ان کے حضرت مسیح کے اس ملک میں آنے سے راہِ راست پر آگئے۔ اور چونکہ حضرت مسیح کی دعوت میں آنے والے نبی کے قبول کرنے کے لئے وصیت تھی۔ اس لئے وہ دس فرقے اس ملک میں آکر کشمیری اور افغان کہلائے۔ آخرکار سب کے سب مسلمان ہو گئے۔"

اور ان اقوام کا مسلمان ہونے کا واقعہ بھی جس طرح اسلامی تاریخ میں مروی ہے۔ اس پر اگر غور کیا جائے۔ تو اس سے بھی یقیناً پتہ چلتا ہے۔ کہ ان اقوام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی آمد کی خوشخبری نہایت ہی گہرے طور پر ذہنوں میں راسخ کر دی گئی تھی۔ اور انہیں آسمانی بادشاہت کی بنیاد ڈالنے والے کامل راستباز کی ایسی شدید انتظار تھی۔ کہ جونہی ان کے کانوں میں خبر پہنچی۔ کہ وہ جزیرہ عرب میں ظاہر ہوئے ہیں۔ ایک وفد قیس یا کیس نامی شخص کی زیر قیادت آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں بھیجا گیا یہ وفد حضور کے پاس بطور معزز مہمان کے ایک عرصہ رہا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی صحبت سے فیض یاب ہوا۔ اور جب یہ وفد اپنے وطن کو واپس ہونے لگا۔ تو حضور نے قیس کا نام عبد الرشید رکھا۔ اور اسے پٹھان کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ لفظ پٹھان سریانی زبان کا ہے۔ اور اس کے معنی ہیں جہاز کا سکان۔ اور یہ لقب اس لئے دیا گیا۔ کہ قیس اپنی قوم کے لئے بطور رہنما کے ثابت ہوا۔ جس کی تبلیغ سے نہ صرف افغان بلکہ افغانوں سے تعلق رکھنے والی ہم نسل ہم عقیدہ ہمسایہ قومیں جو بنی اسرائیل میں سے تھیں۔ مسلمان ہو گئیں۔ یہ واقعہ طبقاتِ ناصری کی مشہور تاریخ میں لکھا ہوا موجود ہے۔ سورۃ احقاف میں جس وفد کا ذکر اذ صرفنا الیک نفراً من الجن کے الفاظ سے کیا گیا ہے۔ وہ یہی وفد تھا۔ جس کو اسلامی تاریخ میں اسقدر اہمیت حاصل ہوئی۔ کہ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی قومیں ساری کی ساری اسلام میں داخل ہو گئیں۔ لفظ "جن" عربی میں پہاڑی اقوام پر اطلاق پاتا ہے۔ اور اجنبی اقوام پر بھی۔ اور اس کے معنی پوشیدہ کے بھی ہیں۔ پس لفظ "جن" اپنے معنوں میں کیا بلحاظ پوشیدگی کے اور کیا بلحاظ اجنبی ہونے کے اور کیا بلحاظ پہاڑی اقوام کے نہایت صحت کے ساتھ افغانستان وغیرہ بنی اسرائیلی اقوام پر چسپاں ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ قومیں مدت تک تاریخ کی نظر سے اوجھل رہیں۔ اور سورۃ احقاف کی آیات میں اس بات کی تصریح ہے۔ کہ جنوں کا جو وفد آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس تحقیق کے لئے آیا۔ اور قرآن مجید کو توجہ سے سنا اور ایمان لایا۔ اسنے واپس جاکر اپنی قوم کو اسلام کی دعوت دی۔ یہ وفد موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والی قوم کی طرف سے تھا۔ سورۃ جن میں بھی جنوں کے قرآن مجید سننے اور ایمان لانے کا ذکر کیا گیا ہے۔ مگر ان کا عقیدہ ان آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ اور ان کا یہ عقیدہ بھی ہے۔ کہ اب آئندہ کوئی رسول نہیں آئیگا۔ بعض مفسروں نے جن میں مولوی محمد علی صاحب بھی ہیں۔ دونوں سورتوں کے معنوں کو ایک ہی واقعہ سے وابستہ کیا۔ اور کہا ہے۔ کہ یہ وفد نصیبین کے یہودیوں کی طرف سے تھا۔ مگر یہ درست نہیں۔ اول اسلئے کہ ان دونوں وفدوں کے عقائد کا جو ذکر سورہ جن اور سورہ احقاف میں کیا گیا ہے۔ کھلا کھلا اختلاف ہے۔ اور دوسری وجہ ان کی غلطی کی یہ ہے کہ سورہ احقاف میں بنی اسرائیلی اقوام میں تبلیغ کئے جانے اور ان کے ایمان لانے کا ذکر ہے۔ اور سورۃ جن میں عیسائی اقوام کے ایمان لانے کی ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ جس کا تعلق ہمارے زمانہ کے ساتھ مماثلت عیسوی کے تسلسل میں ہے۔ جیسا کہ سورۃ جن کا سیاق اور اس کے آخری الفاظ اِنْ اَدْرِیْ اَقَرِیْبٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَہٗ رَبِّیْ اَمَدًا۔ عَالِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فانہ یسلک من بین یدیہ ومن خلفہ رصدًا۔ اس پیشگوئی کی نوعیت اور عظمت پر دلالت کرتے ہیں اور اس سورۃ کا مضمون یہ ہے۔ کہ عیسائی اقوام بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی آواز مسیح محمدی کے ذریعہ سے سنیں گی۔ جس طرح مسیح موسوی کے ذریعہ سے بنی اسرائیل کی گم گشتہ اقوام نے آپ کی آواز کو سنا۔ اس وقت اس سورۃ کی تفصیل میں جانے کا موقع نہیں۔ تیسری وجہ مفسرین کی غلطی کی یہ ہے۔ کہ نصیبین کے وفد کو کوئی ایسی تاریخی اہمیت حاصل نہیں ہوئی۔ اور نہ یہ معلوم ہے۔ کہ آیا نصیبین کے لوگ بطور نمائندہ وفد کے آئے تھے یا انفرادی حیثیت میں۔ علاوہ ازیں نصیبین کے یہود بحیثیت قوم ایمان نہیں لائے تھے۔ بلکہ وہاں اب تک بھی یہودی ہی آباد ہیں۔ اور کچھ عیسائی بھی ہیں۔ اور کچھ بدوی قبائل جو غالباً شمریا آثوری ہیں بحیثیت نمائندہ قوم کے اگر کسی وفد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے دعویٰ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانہ میں تحقیق کرنے اور اپنی قوم کو دعوتِ حق دینے کا شرف حاصل ہوا۔ تو وہ یہی قیس کا وفد ہے۔ جس کی قوم افاغنہ نے اسلام قبول کیا۔ اور پھر ان کو دیکھ کر ان کی ہمسایہ اسرائیلی النسل ساری اقوام نے اسلام قبول کیا۔ یہ واقعہ تاریخ اقوام میں بہت ہی اہمیت رکھنے والا واقعہ ہے۔ اور ہمارے اس مضمون سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس واقعہ سے ایک یقینی نتیجہ اخذ کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ افغانستان، ہزارہ اور کشمیر کے علاقوں میں آباد ہونے والے بنی اسرائیل کے تمام قبائل کا بغیر استثناء کے اسلام قبول کرنا یہ دلیل ہے اس بات کی۔ کہ حضرت عیسیٰ ہونے ان کے درمیان آکر آسمانی بادشاہت کی منادی اس عمدگی سے کی۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ظہور ہوا۔ اور انہیں اطلاع پہنچی۔ تو بذریعہ وفد اسکی تحقیق کر کے وہ حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئے۔ یہ اسرائیلی قومیں پہلے گوتم بدھ کی اخلاقی تعلیم سے متاثر ہو کر ان کی پیرو ہوئیں۔ اور پھر جب حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام ان میں آئے۔ تو پھر ان کی دعوت کو قبول کیا۔ اور اس قبولیت کے صلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر بھی ان کو ایمان لانا نصیب ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ "بدھ کے معتقد آئندہ زمانہ کی امید پر ہمیشہ اپنے تئیں تسلی دیتے تھے۔ کہ وہ متیا (مسیحا) کے شاگرد بن کر نجات کی خوشحالی حاصل کریں گے۔ یعنی ان کو یقین تھا۔ کہ متیا (یعنی مسیحا) ان میں آئیگا۔ اور وہ اس کے ذریعہ سے نجات پائیں گے۔ کیونکہ جن لفظوں میں بدھ نے ان کو متیا (مسیحا) کی امید دی تھی۔ وہ لفظ صریح دلالت کرتے تھے کہ اس کے شاگرد متیا کو پائیں گے۔ اب کتاب مذکور (یعنی لکاوتی سُتّا) کے اس بیان سے بخوبی یہ بات دل یقین کو پیدا کرتی ہے۔ کہ خدا نے ان لوگوں کی ہدایت کے لئے دونوں طرف سے اسباب پیدا کر دیئے تھے۔ یعنی ایک طرف تو حضرت مسیح بوجہ اپنے اس نام کے جو پیدائش باب ۹ نمبر ۱۰ سے سمجھا جاتا ہے۔ یعنی آسف جس کا ترجمہ جماعت کو اکٹھا کرنے والا۔ یہ ضروری تھا۔ کہ اس ملک کی طرف آتے۔ جس میں یہودی آکر آباد تھے۔ اور

نئے ارض وسماء

جماعت احمدیہ کی عدن اور مشرقی افریقہ میں تبلیغی سرگرمیاں

سواحیلی اور گجراتی زبانوں میں احمدیہ لٹریچر

عدن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیفات کی اعجازی شان کا اعتراف

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اس عاجز کو مسیح پاک کے پیغام کے اشاعت کی توفیق بخشی۔ عدن کا اہل علم طبقہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی تصنیفات کی اعجازی شان کو مانتا ہے۔ چنانچہ میں نے بہت سے زیر تبلیغ احباب کو حضور کی کتب۔ اعجاز مسیح۔ الاستفتاء۔ التبلیغ۔ اتمام الحجۃ۔ حمامۃ البشریٰ۔ منن الرحمٰن۔ نور الحق۔ کرامات الصادقین۔ تحفہ بغداد وغیرہ پڑھنے کو دیں۔ اور انہوں نے مطالعہ کے بعد اس امر کو تسلیم کیا کہ ایسی عمدہ تالیفات عرب کے علماء بھی نہیں کر سکتے۔ بسا اوقات حیرت ہو کر پوچھتے ہیں کہ یہ علم حضور نے کہاں سے سیکھا۔ اور میرے جواب دینے پر کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رات میں عربی کا چالیس ہزار مادہ سکھایا تھا لیوتی الحکمۃ من یشاء کر آیت پڑھ دیتے ہیں۔ اور بے اختیار کہہ اٹھتے ہیں کہ واقعی یہ شخص ولی اللہ ہے۔

ایک نفع بخش سودا

ایک نہایت عمدہ باموقع جگہ مکانات اور قطعات پر مشتمل ہے جس کا کرایہ بہت معقول وصول ہو رہا ہے۔ رہن رکھنے کی ضرورت ہے۔ روپیہ محفوظ تجارت پہ لگانے والے احباب مندرجہ ذیل پتہ پہ خط و کتابت کریں

ج۔ س۔ معرفت مینجر صاحب الفضل قادیان

درخواست دعاء

عزیز حمید اللہ خانصاحب پسر شمشاد علی صاحب مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور میں بہت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے واسطے دعائیں کر کے مشکور فرمائیں۔

مفتی محمد صادق قادیان

مولوی محمد علی صاحب پر آخری اتمام حجت

مولوی محمد علی صاحب پانچ سال سے ذیل کا حلف اٹھانے سے گریز کرتے ہیں۔ گو ان کو پچپن ہزار روپیہ نقد انعام دیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل ہمارے شائع شدہ انگریزی اردو رسالے میں موجود ہے۔ جو مفت مل سکتا ہے۔ اب ان پر آخری حجت پوری کرنے کے لئے ہم ان کو یہ بھی اختیار دیتے ہیں کہ اگر اس حلف میں کوئی ایسی بات درج ہو جو ان کے عقائد میں داخل نہیں تو وہ ہم کو بتا دیں۔ ہم اس کو اس حلف میں سے خارج کر دیں گے۔ اب بھی جو صاحب ان کو حلف اٹھانے کے لئے تیار کریں گے ان کو بھی پانچ ہزار روپیہ نقد انعام دیا جائے گا۔ اس طرح کل ساٹھ ہزار روپیہ ہم ان کی حسب خواہش جناب خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب آنریری مجسٹریٹ سکندر آباد کے پاس جمع کرا دینے کو تیار ہیں۔ اس پر بھی اگر وہ گریز کریں گے تو

اے آسمان وزمین تم گواہ رہو

کہ ہم نے اس دو رنگی انسان پر جس کا ظاہر کچھ اور باطن کچھ ہے بفضل خدا تعالیٰ ہر طرح سے حجت پوری کر دی ہے۔ اس طرح خلافت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صداقت بفضل خدا تعالیٰ پھر ایک بار دنیا میں آشکار ہو گئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

خاکسار عبد اللہ الہ دین

حلف کے اصل الفاظ

"میں محمد علی پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات پر حلف اٹھاتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو جو دعویٰ مجددی کا رکھتے تھے مجدد و مسیح موعود مانتا ہوں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس لئے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ مسلمانوں میں ایسا شخص جو خواہ اپنے آپ کو کوئی نئی شریعت والا یا مستقبل نبی نہ کہتا ہو۔ اور اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام کہتا ہو۔ شریعت اسلام کا کامل طور سے پابند ہو۔ دن رات جان مال سے اشاعت اسلام کرنے والا ہو۔ پھر بھی اگر وہ اپنے آپ کو خدا کی طرف سے وحی یا الہام پا کر نبی یا رسول کہتا ہو۔ وہ میرے نزدیک یقیناً جھوٹا کافر اور دجال ہے۔ دوسرا میرا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مسیح موعود کا منکر یا مکذب اگر کلمہ گو ہے۔ تو وہ ہرگز کافر نہیں ہو سکتا۔ یہی عقائد مسیح موعود کے تھے۔ اور میں بھی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کی حیثیت سے یہی عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی تک اپنے رسالوں میں شائع کرتا رہا۔ اور آپ کی وفات کے بعد بھی چھ سال تک حضرت خلیفۃ المسیح اول کے زمانہ تک یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو اپنے آپ کو قرآن شریف کی آیت استخلاف کی رو سے خلیفۃ المسیح الثانی قرار دیتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود کو نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور آپ کے منکرین و مکذبین کو منکر و کافر قرار دیتے ہیں۔ میرے نزدیک یہ عقائد سراسر غلط اور جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے خلاف ہیں۔ اس لئے وہ ہرگز سلسلہ عالیہ احمدیہ واجب الاطاعت امام نہیں ہو سکتے۔ بلکہ میرے ہی عقائد صحیح ہیں۔ اور اگر میرے مذکورہ بالا عقائد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہیں اور میں ان عقائد کی اشاعت کرنے میں صحیح رہنمائی نہیں کرتا۔ بلکہ گمراہی پھیلاتا ہوں۔ تو میں یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے قادر ذو الجلال خدا جو تمام زمین و آسمان کا واحد مالک ہے۔ اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھ ہی کو حاصل ہیں۔ تو ہی جبار و غالب اور منتقم حقیقی ہے۔ اور تو ہی علیم و خبیر اور سمیع و بصیر ہے اگر تیرے نزدیک میرے مذکورہ بالا عقائد غلط اور مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے عقائد صحیح ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسے غضب ناک و عبرتناک عذاب میں مبتلا کر۔ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے۔ کہ میں ناحق پر تھا۔ اور دنیا میں گمراہی پھیلایا کرتا تھا۔ جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی۔ آمین ثم آمین۔"

شیخ عثمان میں دو دن تبلیغ کی۔ دو بیرہ دحباب تک پیغام پہنچایا۔ نیز ہی باسٹیمر پوائنٹ پورٹ عدن میں اٹھارہ احباب کو تبلیغ کی۔ ایک صاحب سے جو اپنے حلقہ میں ایک بارسوخ شخصیت کے مالک ہیں وفات مسیح پر گفتگو ہوئی۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں لفظ السماء دکھا دیں تو ہم اس کو پچیس ہزار روپیہ دینے کو تیار ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ایسا نہ کر سکا تو میں احمدیت کو قبول کر لوں گا۔ انہوں نے وہی بات کی تردید کرتے ہوئے فرمایا کہ میں یہ لفظ بخاری میں دکھا دوں گا۔ پس احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل کو حق کے لئے کھول دے۔ آمین

عرصہ زیر رپورٹ میں حسب پروگرام رات کو بخاری کا درس جاری رہا۔ چار تبلیغی خطوط لکھے گئے۔

غلام احمد مولوی فاضل از عدن

مشرقی افریقہ

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں خاکسار نے ماہ جنوری ۱۹۴۷ء کا رسالہ بزبان سواحیلی۔ نام Mapenzi ya Mungu مرتب کیا جس میں دیگر ضروری مضامین کے علاوہ حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان کے بیان شدہ معارف کا الفضل سے ترجمہ کیا۔

(۲) رسالہ "احمدی اور غیر احمدی میں فرق" کا ترجمہ ایک عزیز دوست نے سواحیلی میں کیا تھا خاکسار نے اس کی نظر ثانی و تصحیح کی۔

(۳) ان دنوں خاکسار نے "کگومہ" جو کسی زمانہ میں عیسائیوں کی تجارت کا مرکز رہ چکا ہے کے مسلمان نوجوانوں کے نام ایک تبلیغی خط سواحیلی زبان میں تحریر کیا۔ چند نوجوانوں کے نام خط روانہ کیا ہے۔ دوسرا ایک کو کشتی نوح بزبان سواحیلی بھی مطالعہ کیلئے ساتھ بھیجی ہے۔

(۴) عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً تین ہزار اشتہارات جو نیروبی ... تھے واپس آگئے ہیں۔ جن اشتہارات کو سیکرٹری دارالتبلیغ کے نتیجہ میں حصہ لیا تھا۔ انہیں انگریزی لٹریچر مجموعہ دی بائیبل، مسیح کہاں مرا۔ دنیا کا آئندہ مذہب وغیرہ رسائل کافی مقدار میں دیا گیا تاکہ وہ ... کے ... یہی دو دن ... میں اسے تقسیم کریں۔ اسی طرح اور کافی لٹریچر سواحیلی اور گجراتی ... دیہات میں تقسیم کیا گیا۔ علاوہ ازیں ۳۰ بڑے سائز کے لاسو کے

مختلف چیفس اور انگریزی خوان افراد کو بذریعہ ڈاک بھجوائے۔

(۵) مورخہ ۲۴ دسمبر بروز جمعہ مولوی نور الحق صاحب انور نے دیگر چند مخلصین دوستوں احمدیوں کو لے کر بطور وقار عمل مسجد کی صفائی کی۔ باغیچہ میں بار گنگائی اور پودوں کی کانٹ چھانٹ کی۔

اسماعیلیہ کمیونٹی کے مشنری مسٹر ابو علی صاحب سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور مسلمانوں کے موجودہ انحطاط کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ میں نے انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ساعی جمیلہ سے آگاہ کیا۔ قرآن کریم، حدیث شریف کا درس مولوی نور الحق صاحب دیتے رہے اور گھنے لگا ہے مجلس عرفان کے بیان فرمودہ معارف کا ترجمہ کر کے سناتے رہے۔

تحریک جدید کے تیرھویں سال کے وعدے احباب نے لکھوا دیئے ہیں۔ بلکہ بعض نے مقامی سیکرٹری مال کو یہ رقمیں ادا بھی کر دی ہیں۔

اس عرصہ میں ۲۶ خطوط تحریر کئے اور خاکسار اور مولوی نور الحق صاحب کچھ کو تفسیر القرآن اور اردو پڑھاتے رہے۔ جس میں بعض غیر احمدیوں کے بچوں نے بھی شرکت کی۔

ٹبورا سے یکصد میل کے فاصلہ پر مولوی نور الحق صاحب اور قاری محمد یٰسین صاحب تبلیغ کے سلسلے میں گئے۔ اور متعدد دیہات میں کامیاب تقاریر کیں۔ جن کا بہت عمدہ اثر رہا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ کینیا کالونی میں احمدیت اب ترقی کر رہی ہے۔ اور چند دیہات میں جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ بعض مقامات پر نئی مساجد بھی بن رہی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ کو نور احمدیت سے کما حقہٗ منور فرمائے۔

شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ

مولوی عبد اللہ صاحب بہائی کا اقرار بابت قبر عیسیٰ علیہ السلام

ایڈیٹر اور الحکم کے فائل اس امر کے گواہ ہیں۔ کہ جب مولوی عبد اللہ صاحب کشمیری قادیان میں تھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دامن سے وابستہ تھے تو حضور کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے قائل تھے لیکن بہائیت کے اقاء گڑھے میں گرنے پر قریباً پچاس سال کے بعد حیات مسیح علیہ السلام جیسی بات کے قائل ہو گئے ہیں۔ کہ جسے دلائل عقلیہ اور نقلیہ اور تاریخیہ اور نصوص قرآنی سے باطل سمجھ چکے تھے۔ ذیل میں ہم ان کی خدمت میں الحکم جلد ۵ نمبر ۵ صفحہ ۷ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء سے ان کی مدح امام علیہ السلام کے چند اشعار پیش کرتے ہیں جن میں مقبرہ یوز آسف کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقبرہ تسلیم کیا ہے۔

از دم تو نفخ شد در قوم روح زندگی	مردگان رھبان وادی ای مسیح آخرین
حربہ علوی بدست تو پئے کسر صلیب	لفرتت زدست حق باد شتہ نہاں در آستین
آمدی در وقت خود برحسب تبشیر نبی	از سنانت پارہ پارہ شد دہر متنفرین
کیف انتم در بخاری خوب گفتہ رہنما	امکم گفتا برائے قطع عذر منکرین
پس چرا این قوم را سرے سما باشد نظر	کے بیاید ابن مریم تا قیامت بر زمین
بر وفاتش عقل و نقل و مقبرہ باشد گواہ	ہم توفی آشکارا شد ز قرآن مبین

پھر صفحہ ۸ پر شائع شدہ نظم میں مولوی صاحب کہتے ہیں

گفت یحیٰ بر ضرورت در حقیقت من تیم	گفت عیسیٰ از کنایہ آں نبی باشد ہمیں
ہمچنیں تقریر خوشتر گر نمی فہمد خری	آں بود جز سلیماں جاہل خلوت نشیں
کی بود بر آسمان زندہ مسیح ناصری	زیر خاک آسودہ باشد جسم ختم المرسلیں

پھر حضرت رسول کریم و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کر کے کہتے ہیں۔

ای خسرا بر ہر دو از من صد سلام من رسال	ہم بر روح پاک جملہ انبیاء و مرسلیں

(خاکسار ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

نمبر ۹۸۹۹:- منکہ نثار احمد ولد میاں فقیر محمد صاحب قوم قریشی پیشہ زمینداری عمر ۲۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن بھنگواں ڈاکخانہ گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد دس روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا اور اگر کوئی اور جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:- نثار احمد بقلم خود موصی گواہ شد:- نذیر احمد امیر جماعت احمدیہ بھنگواں۔ گواہ شد:- شریف احمد قادیان۔

نمبر ۹۸۹۸:- منکہ شیخ نور الدین ولد شیخ عمر دین صاحب قوم شیخ پیشہ خیاطی عمر ۵۴ سال بیعت ۱۹۴۳ء ساکن جریح ڈاکخانہ خاص ضلع جالندھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے میری ماہوار آمد ۳۰ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا یا میری وفات پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ نور دین بقلم خود گواہ شد نور الدین

ذیلدار چک ۶ ب منٹگمری گواہ شد:- سید اصغر حسین شاہ انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۹۸۹۷:- منکہ مہتاب بی بی زوجہ چوہدری بہاؤ الدین صاحب قوم جٹ عمر ۵۵ سال بیعت ۱۹۰۵ء ساکن کتھو لیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج تاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے خاوند کی طرف سے ۲ کنال اراضی بطور ترکہ مجھے مل چکی ہے علاوہ ازیں حق مہر ۱۲۲ روپے ہے اسکے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد مجھے حاصل ہوئی یا میری وفات کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی حق مہر وصول کر چکی ہوں الامۃ:- مہتاب بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد فضل الرحمن پسر موصیہ گواہ شد:- بہاؤ الدین خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔

نمبر ۹۸۹۶:- منکہ عائشہ صدیقہ بنت فتح محمد سیال قوم سیال عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھٹیاں ضلع کیمبل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند چار ہزار روپیہ زیور دو ہزار روپیہ کا ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
الامۃ:- عائشہ صدیقہ بقلم خود موصیہ۔
گواہ شد:- سلطان محمد خاں شوہر موصیہ
گواہ شد:- علی محمد صحابی وموصی انسپکٹر وصایا۔

ضرورت رشتہ:- ایک شریف احمدی خاندانی کی لڑکی کے لئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکی میٹرک پاس اور جے۔ اے۔ وی ہے سلائی کشیدہ کاری۔ ہوم نرسنگ اور ہائی جین میں بھی سارٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہے۔ امور خانہ داری سے واقف ہے۔ رشتہ شریف اور مخلص احمدی خاندان سے ہو۔ جملہ خط و کتابت بنام خ م بمعرفت مینیجر الفضل ہونی چاہیئے

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

مادھو پور کھل ۴ فروری۔ پرارتھنا کے وقت گاندھی جی نے آل انڈیا مسلم لیگ کے ریزولیوشن متعلقہ دستور ساز اسمبلی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مسلم لیگ سے کہوں گا کہ وہ دستور ساز اسمبلی میں شامل ہو جائے۔ اور وہاں اپنا نقطۂ نگاہ پیش کرے اور اسمبلی کی کارروائی پر اپنا اثر ڈالے۔ خود انکا اور تمام ہندوستان کا اسی میں فائدہ ہے۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ وہ تلوار کے قانون کی خواہشمند ہو گو مجھے یقین ہے کہ وہ خواہشمند نہیں۔ برطانوی حکومت اپنے اعلان کی پابند ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ اپنی دیانتداری کا اعتبار ہندوستان کی نظر میں زائل نہیں ہونے دے گی۔ میرا خیال ہے کہ لیگ کانگرس کے ریزولیوشن کو بددیانتی پر محمول سمجھتی ہے اور کہتی ہے۔ کہ اس کے الفاظ کے وہ معنی نہیں۔ جو بظاہر معلوم ہوتے ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اسمبلی کے انتخابات اور دوسری کارروائیاں تمام غیر آئینی ہیں پر کہتا ہوں ایک دوسرے پر بددیانتی کے الزامات نہیں لگانے چاہئیں۔ بڑی بڑی مجلسوں کو نہیں چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا دشمن سمجھیں۔ اس طرح وہ آزادی کی منزل تک نہیں پہنچیں گے اگر انتخابات اور کارروائیاں غیر آئینی ہیں تو ان کی چارہ جوئی عدالت میں کرنی چاہیئے ورنہ الزام بے معنی ہے۔ اگر وہ میری طرح جیسا کہ میں نے ۱۹۲۰ء میں کہا تھا۔ عدالت کو تسلیم نہیں کرتی تو اس کو چاہیئے کہ غیر آئینی کا سوال ہی نہ اٹھائے اور اگر مسلم لیگ اسمبلی کے اندر جا کر کام کرنا نہیں چاہتی۔ تو ان کو اسمبلی کی آزمائش کرنی چاہیئے اور دیکھنا چاہیئے۔ کہ وہ مسلمانوں کے معاملات کو کس طرح حل کرتی ہے لیگ نے کہا ہے کہ اسمبلی صرف اونچی جاتی کی نمائندہ ہے۔ مگر اس میں اچھوت۔ عیسائی۔ پارسی اور اینگلو انڈین بھی شامل ہیں اور وہ جسے پنڈت ہندوستان کا سپوت سمجھتے ہیں۔

ڈاکٹر امبیدکر بھی تو شامل ہے اور سکھ بھی موجود ہیں۔ مگو اسمبلی کے اندر ان کو لڑنے جھگڑنے کا اختیار ہے۔ برطانوی حکومت جس سے لیگ نے خواہش کی ہے کہ وہ اسمبلی کو توڑ دے۔ مجھے امید ہے کہ وہ اس اعلان کو جو اس نے اپنی خوشی سے کیا ہے۔ انجام تک ضرور پہنچا دے گی۔ برطانوی حکومت اپنے اعلان پر پابند رہنے کے لئے مجبور ہے۔ گو بعض صوبے اس اعلان کے مطابق اپنی خودمختاری قائم کرنا پسند نہ کریں مجھے امید ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان کے ساتھ معاملہ کرنے میں اپنی دیانتداری کا اعتبار زائل نہیں ہونے دے گی۔

کراچی ۴ فروری میر غلام علی خان تالپور وزیر صنعت و حرفت نے اپنے عہدے کا چارج وزیر اعظم مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کے حوالے کر دیا۔ میر غلام علی عازم مشرق وسطیٰ ہو رہے ہیں آپ کم از کم دو ہفتے مشرق وسطیٰ میں قیام فرمائیں گے۔

پٹنہ ۴ فروری مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا۔ بہار اسمبلی کے اجلاس سے متعلق مسلم لیگ پارٹی کی روش کا فیصلہ کیا گیا طے پایا کہ موجودہ وزارت کے خلاف قرارداد ملامت منظور کی جائے۔ اور قرارداد اور عدم اعتماد پیش کرنے کے بعد پارٹی کے تمام ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر جائیں۔ علاوہ ازیں قرار پایا کہ اسمبلی کے تمام اجلاس کا مقاطعہ کیا جائے۔ تاکہ مسلم اقلیت کے بارے میں بہار کانگرس گورنمنٹ کی روش کے خلاف غیظ و غضب اور ناراضگی کا اظہار کیا جائے۔ بہار گورنمنٹ نے مسلم اقلیت کے بارے میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کیا اور اپنے اختیارات کا غلط استعمال کیا ہے۔

ملیر (کراچی) آج سندھ پنجاب اور یوپی کے نمائندگان جو اندرون بہاولپور ہاؤس ملیر میں پنجاب کی صورت حال کے متعلق بات چیت کرتے ہوئے محمد علی جناح نے کہا۔ کہ پنجاب میں آخری فتح ہماری ہی ہو گی۔

اس سلسلہ میں ضروری تدابیر پر عمل کیا جائیگا۔ پنجاب میں پاکستان کی یہ پہلی لڑائی ہے۔ اوچھے ہتھیاروں کے استعمال سے کانگرس اور اس کے حواری پاکستان کے قیام کو روک نہیں سکیں گے۔

نئی دہلی ۳۰ فروری۔ مسلم لیگ اور کانگرس کی مجالس عاملہ کے متفقہ مطالبہ کے باوجود حکومت ہند نے آزاد ہند فوج کے ان لوگوں کو جنہیں عدالتوں سے سزائیں ہو چکی ہیں۔ رہا کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل ہیڈ کوارٹرز نے ان کی رہائی پر شدید اعتراض کیا ہے اور کہا ہے۔ کہ یہ لوگ قتل و غارت کے جرائم کے مرتکب ہوئے ہیں۔ اور ان پر جرم ثابت ہو چکے ہیں۔ لہذا ان کو رہا نہیں کیا جا سکتا۔ حکومت ہند پہلے ہی آزاد ہند فوج کے گرفتار شدگان کے ساتھ نہایت نرم سلوک کر چکی ہے۔ جو لوگ قتل و غارت کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انہیں رہا نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی رہائی سے ہندوستانی فوجوں میں زبردست ہلچل پیدا ہو جائے گی۔

قاہرہ ۴ فروری معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ کا ایک ہنگامی اجلاس یکم مارچ کو قاہرہ میں منعقد ہوگا جس میں مصر اور فلسطین کے معاملات پر غور و خوض کیا جائے گا چنانچہ لیگ کی طرف سے مصر۔ شرق اردن۔ عراق شام۔ لبنان۔ یمن اور سعودی عرب کی حکومتوں کو دعوت نامے بھیج دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۳ فروری۔ شام سے ذرا پہلے لاہور میں عید میلاد النبی کا سالانہ جلوس نکالا گیا جس میں ایک لاکھ سے زائد اشخاص شامل تھے جلوس اپنے مقررہ راستوں سے نہایت پُرامن طریقے سے گزرا۔ پولیس کی بھاری تعداد جلوس کے ہمراہ تھی۔

نابھہ ۳ فروری:۔ پبلک سیفٹی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرنے پر ریاست نابھہ کی حکومت نے کوٹ کپورہ کے نو ہندوؤں کو گرفتار کیا ہے۔

لاہور ۳ فروری:۔ ایک برقیہ کے جواب میں سردار اجیت سنگھ نے لکھا ہے۔ کہ صحت درست ہو رہی ہے۔ فروری کے وسط میں ہندوستان روانہ ہو جاؤں گا۔

ریاست بہاولپور میں زرعی زمینوں کی نیلام

افسر جس کے دستخط نیچے درج ہیں۔ بہاولپور اسٹیٹ میں پی اور نان پی اور دریا کی نزدیکی رقبیں حسب ذیل تاریخوں کو نیلام کریں گے۔

	۴۰	۶۴۰	بہاول نگر	۱۱ فروری
۲۰	۹۰		گنج	۱۲ فروری
۸۸۰	۷۵۱۰	۲۰۷۰	بہاولپور	۱۳ تا ۲۰ فروری ۲۲ اور ۲۳ ء

نوٹ۔ ۲۵ ایکڑ یا اس سے زیادہ کے قطعات کھلے نیلام میں فروخت ہونگے۔ ۱۰ سے ۲۵ ایکڑ تک کے قطعات کھلے نیلام میں بھی فروخت ہوں گے۔ یا مقامی لوگوں کے لئے مخصوص ہو جائیں گے حسب رضامندی افسر نیلام ہونگے کامیاب بولی دہندہ سے ۲۵ فی صدی قیمت موقع پر لی جائیگی جو بولی دہندہ کو موقع پر ادا کرنی ہوگی۔ اور باقی ایک مہینہ میں۔

قواعد انتخابات عہدیداران میں ایک ضروری ایزادی

نظارت علیا کی طرف سے اخبار الفضل مجریہ ۴ فروری ۱۹۴۶ء میں جو قواعد در بارہ انتخابات عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ شائع کئے گئے ہیں۔ اُن میں مندرجہ ذیل الفاظ قاعدہ ۱۲ کے آخر میں زائد کر لئے جائیں۔ "اور یہ انتظام ایک ماہ تک قائم رہ سکتا ہے"

(ناظر اعلیٰ قادیان)